روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 8 فروری 2013ء 26 ربیع الاوّل 1434 ہجری 8 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 32

نمازوں کے اوقات

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے وہ جو تمہارے زیرنگیں ہیں اور وہ جو تم میں سے ابھی بالغ نہیں ہوئے، چاہئے کہ وہ تین اوقات میں (تمہاری خوابگاہوں میں داخل ہونے سے پہلے) تم سے اجازت لیا کریں۔ **صبح کی نماز** سے قبل اور اس وقت جب تم قیلولے کے وقت (زائد) کپڑے اتار دیتے ہو اور **عشاء کی نماز** کے بعد۔ (النور:59)

اور دن کے دونوں کناروں پر نماز کو قائم کر اور رات کے کچھ ٹکڑوں میں بھی۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت کرنے والوں کے لئے ایک بہت بڑی نصیحت ہے۔ (ہود:115)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر دو صحابی ایک پڑاؤ پر پہرہ دینے کے لئے مقرر تھے۔ ایک صحابی اپنی ڈیوٹی دے کر سو گئے جبکہ دوسرے نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک مشرک نے نماز پڑھنے والے صحابی کو تیر مارا جو ان کے بدن میں پیوست ہو گیا۔ اس صحابی نے تیر نکالا اور نماز میں قائم رہے۔ اس مشرک نے دوبارہ تیر مارا جو نہیں لگا۔ اس کو بھی انہوں نے نکالا لیکن نماز میں مشغول رہے۔ مشرک نے تیسرا تیر پیوست کر دیا۔ انہوں نے نکال کر رکھ لیا اور رکوع اور سجدہ میں چلے گئے اور اتنے میں سوئے ہوئے صحابی کو جگا دیا اور وہ مشرک بھاگ کھڑا ہوا۔

زخمی صحابی سے جب ان کے ساتھی نے دریافت کیا کہ مجھے پہلے کیوں نہ جگایا تو وہ کہنے لگے کہ میں ایک ایسی سورۃ پڑھ رہا تھا کہ اسے ختم کئے بغیر مجھے مناسب نہ لگا کہ نماز ختم کر دوں۔ جب مشرک نے مجھ پر تیراندازی کی تو میں نے رکوع کیا اور تمہیں جگا دیا۔ لیکن خدا کی قسم اگر اس پہرہ داری کے فریضہ کے ضائع ہونے کا خطرہ نہ ہوتا تو خواہ میری جان چلی جاتی میں اس سورۃ کو پورا کئے بغیر نماز ختم نہ کرتا۔ (حیات الصحابہ جلد 3 ص 519)

صحابہ کرامؓ انتہائی ذوق وشوق اور مستعدی سے رضائے باری تعالیٰ حاصل کرنے کے لئے فرض نمازیں ادا کیا کرتے تھے اسی طرح نوافل، نماز تہجد، اشراق اور صلوٰۃ کسوف وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کی فضیلت اور عبادت کے شوق و لگن کو ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ تتجافیٰ جنوبہم عن المضاجع …… سورہ مزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرامؓ راتوں کو دیر تک نماز پڑھا کرتے یہاں تک کہ پاؤں پھول جاتے تھے۔ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب نسخ قیام اللیل)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سفر میں ہوتے تھے تو سواری کے اوپر ہی بیٹھے بیٹھے نفل کی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی سنت سمجھتے تھے۔ (مسلم کتاب الصلوۃ باب جواز الصلوۃ النافلۃ علی الدابۃ)

آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کو نماز اشراق کی وصیت فرمائی تو یہ دونوں بزرگ باقاعدگی کے ساتھ نماز اشراق ادا کیا کرتے تھے۔ (مسلم کتاب الصلوۃ باب استحباب صلوۃ الضحیٰ)

چاند اور سورج کو جب گہن لگتا تو تمام صحابہ صلوٰۃ الکسوف ادا کیا کرتے تھے ایک بار جب گہن لگا تو حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے لوگوں کو جمع کیا اور باجماعت نماز ادا کی۔ (بخاری کتاب الصلوۃ باب صلوۃ الکسوف جماعۃ)

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے
حضور انور کا خطاب

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2013ء کے اختتامی اجلاس کے موقع پر مورخہ 10 فروری 2013ء کو پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 2 بجے سے لے کر شام 5:30 بجے تک لندن سے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر لائیو نشریات ہوں گی۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے اختتامی خطاب بھی نشر ہوگا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔ (نظارت اشاعت)

شراب عفت وحیا کی جانی دشمن ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”شراب تو انتہائی شرم، حیا، عفت، عصمت کی جانی دشمن ہے۔ انسانی شرافت کو ایسا کھو دیتی ہے کہ جیسے کتے، بلے، گدھے ہوتے ہیں۔ اس کا پیکر بالکل انہی کے مشابہ ہو جاتا ہے۔“
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 107)
(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

ماہ جنوری 2013ء کے پہلے ہفتہ سے میں گردوں کی شدید تکلیف میں مبتلا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈائلیسز طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ کے ساتھ مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

22

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

افتتاحی تقریب سے خطاب، پریس کانفرنس، مہمانوں کے تاثرات اور میڈیا کوریج

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

17 دسمبر 2012ء

(حصہ دوم آخر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جامعہ جرمنی کی نئی عمارت کی افتتاحی تقریب سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج ہمارے درمیان اس وقت جامعہ کے طلباء اور دیگر احمدی احباب کے علاوہ بعض دوسرے معزز مہمان بھی آئے ہوئے ہیں جن کا اسلام سے تعلق نہیں ہے بلکہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے پہلے تو میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہمارے اس فنکشن کے لئے یہاں تشریف لائے اور اس کو رونق بخشی اور اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ وہ پر امن (دین) پیش کرنے والی جماعت ہے جو حقیقی (دین) ہے اور اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے مختلف مذاہب کے آپس میں روابط ہونے چاہئیں اور اس بات کا اظہار کیا کہ اس ملک کے پڑھے لکھے نوجوان بچے اس جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں، تعلیم حاصل کر رہے ہیں تا کہ یہاں کے لوگوں کو صحیح (دین) کی تصویر پیش کریں، حقیقی (دین) کے متعلق بتائیں۔ (دین) کے متعلق بعض شدت پسندوں کی طرف سے جو بعض غلط فہمیاں پیدا کر دی گئی ہیں ان کو دور کریں۔ بہر حال ان ساری باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو جماعت احمدیہ سے توقعات ہیں۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کی گزشتہ ایک سوتیس چوبیس سالہ تاریخ گواہ ہے، احمدیت وہ حقیقی (دین) ہے جو محبت اور پیار اور بھائی چارے کو پیش کرنے والا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ لوگ دیکھیں گے کہ یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء (دین) کی حقیقی تصویر اس ملک کے لوگوں کو دکھائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں میں ایک بات کا اور بھی اضافہ کر دوں کہ یہاں زیادہ اظہار یہ ہوتا رہا ہے کہ صرف جرمنی کے پڑھے لکھے طلباء ہیں جو اس جامعہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ اس جامعہ احمدیہ میں تو یورپ کے باقی ممالک جن میں بیلجیئم، ہالینڈ، فرانس اور اس کے علاوہ بھی کچھ اور ملک ہیں جن کے طلباء بھی یہاں پڑھ رہے ہیں۔ جیسا کہ میئر صاحب نے کہا کہ لندن کے مقابلہ میں یہ چھوٹا سا شہر ہے جس میں جامعہ احمدیہ قائم ہوا اور جہاں دینی تعلیم دی جا رہی ہے۔ تو یہاں صرف جرمنی کے طلبا ہی نہیں پڑھ رہے بلکہ اس چھوٹے شہر سے علم کی ایک روشنی نکل کر سارے یورپ میں پھیلنے والی ہے۔ اور یورپین یونین تو اپنے معاشی حالات کی وجہ سے اقتصادی حالات کی وجہ سے سیاسی حالات کی وجہ سے ایک ہو کے کام کر رہی ہے لیکن مذہب کی طرف یورپین یونین توجہ نہیں دے رہی۔ تو یہ جماعت احمدیہ ہے جس نے ریڈشٹڈ میں ایک ایسی اکائی یورپ کی بھی قائم کر دی ہے جہاں سے دین حق کی حقیقی تعلیم دینے والے لوگ سارے یورپ میں پھیل کر اور ہوسکتا ہے کہ یورپ سے باہر نکل کر بھی (دین حق) کی حقیقی تصویر کو پیش کریں۔ اس لحاظ سے بھی یہ اعزاز اس شہر کو حاصل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب میں مہمانوں سے چند باتیں کرنے کے بعد جو میرا اصل مقصد ہے اس کی طرف آتا ہوں کہ جامعہ کے افتتاح کے حوالے سے یہاں کے طلباء کو کچھ کہوں۔ جامعہ کے طلباء اور تمام جماعت احمدیہ جرمنی کو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ نے انہیں توفیق دی کہ یہاں جامعہ احمدیہ قائم کیا۔ ایک بہت بڑا پراجیکٹ تھا جماعت احمدیہ کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کے پاس تیل کا پیسہ ہے یا جو تجارتوں پر انحصار کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ تو وہ چھوٹی سی جماعت ہے جو اپنے سارے پراجیکٹس چاہے وہ (بیوت) ہوں یا چاہے مشن ہاؤسز ہوں، مشنریز کو باہر بھیجنا ہو، (دینی) پروگرام ہو، لٹریچر کی اشاعت ہو، جامعہ کے مربیان اور (-) تیار کرنا ہو، یہ سب جماعت احمدیہ کے افراد مالی قربانی کر کے چندوں کے ذریعہ ان اخراجات کو پورا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بہت بڑا پراجیکٹ تھا اور میرا خیال تھا کہ شاید اس کو مکمل ہوتے ایک دو سال اور لگ جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ جرمنی کو توفیق دی کہ انہوں نے اس کو بڑی جلدی مکمل کر لیا اور آج ایک خوبصورت عمارت جس میں تمام قسم کی سہولتیں مہیا ہیں طلباء جامعہ کے لئے مہیا کر دیں۔ اس بات پر طلباء کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے اور اب اس شکر گزاری کا ایک اظہار یہ بھی ہے کہ اپنی تعلیم پر پوری توجہ دیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جس کے لئے آپ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور وہ مقصد یہ ہے کہ دنیا کو تباہی سے بچانا، اپنے اندر وہ پیار اور محبت دنیا کے ہر شخص کے لئے پیدا کرنا جس کی مثال ایک دنیاوی شخص میں نہیں ملتی۔ بس اس ذمہ داری کو سمجھیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی تعلیم حاصل کریں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس کو احسن رنگ میں پھیلانے کا عہد کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا کو تباہی سے کس طرح بچانا ہے؟ ایک تو دنیاوی یا سیاسی کوششیں ہیں۔ جس میں ہم امن محبت اور پیار کا پیغام دیتے رہتے ہیں۔ پھر دنیا دار بھی دنیا کو جنگ کے حالات سے ڈراتے ہیں۔ میں بھی مختلف موقعوں پر کہتا رہتا ہوں۔ لیکن ایک (-)، ایک مربی جو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اس نے دنیا کو خدا تعالیٰ کے وجود کا احساس دلانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے قریب لانے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا ہے، دنیا کو یہ باور کروانا ہے کہ دنیا میں امن انصاف اور محبت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک یہ احساس دل میں پیدا نہیں ہوگا کہ ہمارے ہر کام کو ہر فعل کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ پس جہاں آپ دنیا کو یہ احساس دلانے کے لئے اپنی کوششیں کریں گے وہاں سب سے پہلے اپنے آپ کو اس احساس اور اس ذمہ داری کا حقدار بنانا ہوگا۔ اپنے آپ پر یہ تعلیم لاگو کرنی ہوگی۔ اپنے آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہوگا۔ تبھی آپ حقیقی رنگ میں دوسروں کو بتا سکتے ہیں کہ خدا کیا ہے خدا کی تعلیم کیا ہے خدا کو اپنی مخلوق سے کتنا پیار ہے اور اس پیار کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ نے ہر زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے نبی بھیجے۔ اور آخر میں آنحضرت ﷺ کو اس دنیا میں بھیجا اور دین کامل اور مکمل کر دیا اور پھر جو ایک قدرتی پراسس ہے اس میں بعض دفعہ دین میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس آخری کامل اور مکمل دین کی تجدید کے لئے ازسرنو اس کی تعلیمات کو رائج کرنے کے لئے اس کو خوبصورت رنگ میں پیش کرنے کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو بھیجا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس آپ جب یہ باتیں لوگوں کو بتائیں گے تو اس سے پہلے آپ کو خود اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ آپ کا اپنا خدا تعالیٰ سے تعلق کیسا ہے۔ آپ کا (دین حق) کی تعلیم پر عمل کیسا ہے۔ آپ کو مخلوق خدا سے کس قدر محبت اور پیار ہے۔ یہ باتیں سامنے رکھیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم میں تفقہ فی الدین کا حکم ہے کہ ایک گروہ تم میں سے ایسا ہو جو تفقہ فی الدین کرے۔ اب بہت سارے ایسے واقفین نو ہیں جن کو ماں باپ نے پیدائش سے پہلے دین کے سیکھنے کے لئے وقف کیا اس کے بعد آپ نے خود اپنے آپ کو پیش کیا۔ آپ کو کوئی مجبوری نہیں تھی یا آپ پر کوئی زبردستی نہیں تھی بلکہ آپ نے خود ہی کہا کہ ہم نے اپنے آپ کو دین کے لئے پیش کرنا ہے اور دین کی خدمت کرنی ہے۔ پس جب دین سیکھ لیا یا سیکھنے کی طرف آئے تو اس کا احساس بھی آپ کو ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے تفقہ فی الدین کے ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ تمہارے کیا مقصد ہونے چاہئیں۔ یہ کہ ہر قوم کو یا جہاں بھی تمہارا ماحول ہے تم اس کو ہوشیار کرو جیسے کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف لاؤ۔ خدا تعالیٰ کے وجود سے ہوشیار کرو۔ دین کی ضرورت کا احساس دلاؤ اور غلط کاموں اور گمراہی سے بچنے کی طرف توجہ دلاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے (دین حق) میں جہاں حقوق اللہ کی اہمیت بیان فرمائی ہے وہاں بندوں کے حقوق، حقوق العباد کی بھی بہت زیادہ اہمیت بیان فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود نے بھی یہی فرمایا ہے کہ دو بڑے مقاصد ہیں جن کو میں لے کر اس دنیا میں آیا ہوں۔ ایک بندے کو خدا سے قریب کرنا اور دوسرا بندوں کو ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانا، اور پھر اسی میں سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ تمام قسم کی مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنا۔ تو آج جو (دین حق) کی تصویر دنیا میں پیش کی جا رہی ہے کہ (دین حق) شدت پسند مذہب ہے، سخت مذہب ہے اور (دین) صرف terrorism کو ہوا دیتا ہے۔ تو اس کو لوگوں کے دماغوں سے نکالنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے اور اس کے لئے آپ کو اپنے رویوں میں بھی تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اپنے رویوں کو ایسا بنانا ہوگا کہ آپس میں اتنا پیار اور محبت ہو۔ آپ کو رحماء بینھم کا تو حکم ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی حکم ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس سے ہر دوسرا امن پسند محفوظ ہے۔ ہر شخص جو سلامتی بھیجنے والا ہے اور پیار محبت پھیلانے والا ہے وہ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محفوظ ہے۔ وہ نہ صرف محفوظ ہے بلکہ اس کی حفاظت کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ پس یہ تعلیم آپ نے دنیا کو دینی ہے اور یہی وہ مقصد ہے جس سے آپ تفقه فی الدین کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے۔ اس طرف آپ کی توجہ ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کے علاوہ حقوق العباد میں پھر بہت سارے دوسرے اعلیٰ اخلاق اور اخلاقی قدریں آجاتی ہیں۔ ان کی تفصیل میں جتنا جائیں وہ آپ پر کھلتی چلی جائیں گی۔ ان کی تفصیل حاصل کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ہی آپ کا کام ہوگا اور یہ حقیقی روح پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں ایک مثال بھی دی ہے۔ فرمایا کہ جس طرح شہد کی مکھی کام کرتی ہے اس طرح تم نے کام کرنا ہے۔ شہد کی مکھی اپنے چھتے اونچائی پر بناتی ہے۔ اب تو خیر ڈومیسٹک (domestic) طور پر بھی ہم مکھیاں پالنے لگ گئے ہیں اور ڈبوں کو نیچے بھی رکھ دیتے ہیں لیکن پھر بھی زمین سے اونچے ہی ہوتے ہیں۔ تو عموماً شہد کی مکھی اپنے چھتے اونچی جگہوں پر بناتی ہے جیسے پہاڑوں پر بنائے گی، درختوں پر بنائے گی، یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور یہی ہم دیکھتے بھی ہیں۔ اس لئے آپ کی سوچیں بھی اونچی ہونی چاہئیں۔ آپ کے علم کی وسعتیں بھی اونچائی تک پہنچنی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ زمینی چیزوں پر انحصار ہو جائے بلکہ آپ کی آسمانوں کی طرف پرواز ہونی چاہئے۔ آپ کے ٹھکانے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونے چاہئیں نہ کہ زمینی لوگوں پر۔ تو شہد کی مکھی ہمیں ایک سبق بھی دیتی ہے کہ اونچی جگہوں پر اپنے ٹھکانے بنانے ہیں اور سب سے اونچا ٹھکانہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس ٹھکانے کو پکڑ لیں تو کوئی دنیاوی ٹھکانہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہاں خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ شہد کی مکھی مختلف پھلوں کے nectur سے شہد حاصل کرتی ہے۔ آپ کو بھی یہاں مختلف پھل پیش کئے جارہے ہیں۔ اب قرآن کریم تمام قسم کی خوبیوں کا منبع ہے، ہر قسم کی تعلیمات کا منبع ہے، خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کا بہترین سبق اس میں موجود ہے۔ مذہبی رواداری قائم کرنے کا سبق بھی اس میں موجود ہے۔ ہر مذہب کا لحاظ اور اس کی عزت کرنے کا سبق اس میں موجود ہے تو اس کی تعلیم آپ یہاں حاصل کر رہے ہیں۔ پھر اس کی تشریح میں احادیث ہیں جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی ہیں، اس کی تعلیم آپ یہاں حاصل کر رہے ہیں۔ پھر فقہاء نے اس کی مختلف تشریحات کی ہیں، تو آپ فقہ پڑھ رہے ہیں اور اس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پھر ایک دوسرے کے مذہب کو جاننے کے لئے آپ موازنہ مذاہب کی تعلیم بھی یہاں حاصل کر رہے ہیں۔ آپ یہاں پر عیسائیت کی تعلیم حاصل کریں گے، یہودیت کی تعلیم کو بھی دیکھیں گے، بدھ ازم کی تعلیم کو بھی دیکھیں گے، دوسرے مذاہب کو بھی دیکھیں گے، تاکہ آپ کو پتہ ہو کہ ان کی تعلیم کیا ہے اور (دین حق) کی تعلیم کیا ہے۔ اگر کوئی مذہب (دین حق) پر اعتراض کرتا ہے تو اس کا آپ نے کس طرح جواب دینا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ دوسرے مذاہب کی برائیاں دوسروں کے سامنے بیان کریں، آپ کو چاہئے کہ دوسرے مذاہب کی تعلیمات حاصل کرنے کے بعد آپ (دین حق) کی خوبیاں اور تعلیمات لوگوں کو بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ان سب مضامین کا گہرائی سے مطالعہ بھی آپ کے لئے ضروری ہے۔ پھر یہ بھی کہ بعض خاص قسم کے شہد ہوتے ہیں جو ملکہ کے لئے تیار کئے جاتے ہیں، اس میں تخصص کی بات آگئی کہ جب آپ پڑھ کر نکلیں گے تو آپ میں سے بعض طلباء مختلف مضامین میں سپیشلائز بھی کریں گے۔ وہ ایسا خاص شہد ہے جو مختلف بیماریوں کا علاج کرے گا۔ تو اس مثال کو اگر آپ اپنے سامنے رکھیں تو ہمیں اس سے ایک عجیب سبق ملتا چلا جاتا ہے۔ لیکن یہ سب چیز حاصل کرنے کے بعد پھر شہد کی مکھیوں نے کیا سبق دیا؟ فرمایا (-) کہ اپنے رب کے راستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چلنے والے ہیں۔ یعنی قرآن اور حدیث اور مختلف مذاہب کا علم حاصل کرنے کے بعد ایک (-) اور مربی میں تکبر اور غرور پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ پھر عاجزی دکھائے اور ان راستوں پر چلے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ شہد کی مکھی کو شفاء للناس کہا گیا ہے۔ گویا کہ یہ شہد کی مکھی لوگوں کے لئے شفاء اور صحت کا انتظام کر رہی ہے۔ تو آپ نے اپنے علم سے روح کی صحت کا انتظام کرنا ہے۔ روحانی شفاء ہمارے (مربیان) کے ذریعہ سے ملنی چاہئے۔ یہ مطمح نظر ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پس یہ چیزیں اگر سامنے رکھیں گے تو دیکھیں پھر دنیا آپ کی طرف کس طرح کھنچی چلی آتی ہے۔ آپ کے مقاصد میں کس قدر کامیابی ہوتی ہے دنیا کو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کا کس طرح پتہ چلتا ہے۔ چاہے وہ جرمنی کے رہنے والے لڑکے ہیں جو یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یا بیلجیئم سے آئے ہوئے لڑکے ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا فرانس سے آئے ہوئے بچے ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یا ہالینڈ کے لڑکے ہیں جو (مربی) بن کر نکلیں گے انشاء اللہ، اور وہاں جا کر (دعوت الی اللہ) کریں گے، ہر ایک اپنے اپنے علاقے میں جا کے ایک روح کی شفا کا انتظام کر رہا ہو۔ پس آپ وہ شفاء بن جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک علم حاصل کرنے کا تعلق ہے تو میں کئی دفعہ مثالیں بیان کر چکا ہوں کہ غیر از جماعت مولوی بھی بڑے بڑے عالم ہیں۔ کئی لمبے لمبے حوالے ان کو یاد ہیں۔ احادیث کی کتابوں کی کتابیں انہیں زبانی یاد ہیں۔ قرآن کریم کی آیتیں انہیں یاد ہیں۔ نمبر دے کے حوالے بھی دے دیتے ہیں لیکن چونکہ زمانہ کے امام سے ان کی تربیت نہیں ہے، اس لئے ایک تو ان آیات اور احادیث کو صحیح طرح سمجھ نہیں سکتے دوسرا یہ علم ان میں تکبر پیدا کر دیتا ہے اور یہ تکبر ان کو آسمانوں کی طرف لے جانے کے بجائے زمین کی گہرائیوں کی طرف لے جاتا چلا جاتا ہے اور وہ دنیا کی طرف جھکنے والے بن جاتے ہیں۔ ان کی جھوٹی انانیت اور جھوٹی عزتیں ان کو وہ روحانی مقام نہیں دلاتیں جو ایک صحیح حقیقی (مربی) اور عالم دین کو ہونا چاہئے۔ پس یہ چیز اگر آپ سامنے رکھیں تو آپ اس سے مزید عبرت حاصل کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس دوبارہ یہی بات کہوں گا کہ اگر مسیح موعود کی جماعت کے لئے آپ لوگوں نے جنہوں نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا ہے، حقیقی مددگار بننا ہے تو پھر اس ادارے میں رہ کر اپنے تعلیمی معیاروں کو بھی بلند کرتے چلے جائیں اور اپنے اخلاقی معیاروں کو بھی بلند کرتے چلے جائیں۔ اپنی ہر قسم کی عادات کو ایسا بنائیں جو ایک انتہائی بااخلاق انسان میں ہو سکتی ہیں۔ تاکہ اس علاقہ میں بھی (دین حق) کی خوبصورت تعلیم پیش کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں جو چھوٹا سا شہر ہے جس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کی 22 ہزار کی آبادی ہے۔ آپ سب تو یہاں ایشین ہی ہیں۔ ایک آدھا ہی سٹوڈنٹ ہے جو کسی یورپ کے ملک کا رہنے والا ہے اور وہاں کا مقامی باشندہ ہے۔ آپ لوگ بے شک یہاں پڑھے لکھے ہیں اور یہاں پیدا ہوئے ہیں لیکن شکل وصورت آپ کی ایشین ہی ہے۔ تو اس شہر میں جب آپ باہر نکلیں تو آپ کو دیکھ کر یہ لوگ ڈر نہ جائیں کہ سوڈیڑھ سولڑکا اس چھوٹے سے شہر میں کہاں سے آگیا ہے؟ کہیں یہ طالبان قسم کی چیز نہ ہوں؟ کہیں کوئی شدت پسند نہ ہوں؟ دہشت گرد نہ ہوں؟ ان کی داڑھیاں ان کی ٹوپیاں ان کے لباس عجیب قسم کا تاثر پیش کر رہے ہیں۔ چھوٹے شہر میں بڑی جلدی مشہوری ہو جاتی ہے اس لئے اس شہر میں جب آپ اپنے نمونے دکھائیں گے، اپنے اخلاق دکھائیں گے، دکانوں پہ جائیں گے، بازار میں پھریں گے، سڑکوں پہ جاتے ہوئے لوگوں کو سلام کریں گے، خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے اور آپ کے چہروں پر نرمی ہوگی تو یہ شہر خود بخود آپ کا گرویدہ ہو جائے گا اور پھر یہی عمل جو ہے اس علاقے میں آپ کی پہچان بن جائے گا۔ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ایسا نہیں کہ جامعہ میں سات سال پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد ہی آپ نے میدان عمل میں جانا ہے بلکہ آپ کا میدانِ عمل ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ اس شہر کی بائیس ہزار کی آبادی آپ کی طرف دیکھ رہی ہے کہ کیا جماعت احمدیہ جو کہتی ہے وہ کرتی بھی ہے یا نہیں؟ اور اس کی صحیح تصویر کشی آپ کے عمل سے، آپ کے اٹھنے بیٹھنے سے، آپ کے رکھ رکھاؤ سے، آپ کی باتیں کرنے سے، شہر میں پھرنے سے بازاروں میں جانے سے ہوگی۔ اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس شہر میں آپ (مربی) بن چکے ہیں چاہے آپ درجہ ممہدہ میں ہیں، یا درجہ اولیٰ میں ہیں، یا درجہ ثانیہ میں ہیں یا درجہ خامسہ میں۔ آپ اس شہر کے مربی بھی ہیں، آپ اس شہر اور اس ملک میں (دین حق) کے سفیر بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خالص ہو کر تعلیم کی طرف توجہ دیں اور کسی بھی قسم کا ایسا اظہار آپ سے نہ ہو جو جماعت کی بدنامی کا باعث بننے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ ان تمام باتوں پر عمل کرنے والے ہوں اور حقیقی رنگ میں (-) اور مربی بن کے یہاں (دین حق) کی روشنی کو پھیلانے والے ہوں، آمین!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

مہمانوں سے ملاقات

کونسل جنرل امریکن کونسلیٹ فرینکفرٹ Mr. Kevin Milas بھی اس افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اس تقریب کے بعد موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔

ابتدائی تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سال جون 2012ء میں امریکہ کا دورہ کیا تھا اور Capitol Hill میں ایڈریس کیا تھا۔ تیس کانگرس مین شامل ہوئے تھے اور دوسرے مہمان بھی تھے وہاں مختلف امور پر ان لوگوں سے بات ہوئی تھی۔

موصوف نے بتایا کہ وہ افغانستان، قازقستان اور ترکی میں کام کر چکے ہیں۔ افغانستان کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا میں دعا ہی کر سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ وہاں تبدیلی لائے۔

افغانستان میں سکول کھولنے اور دوسرے رفاہی کاموں کے حوالہ سے ذکر ہوا تو حضور انور نے فرمایا کہ آپ وہاں NGO's آرگنائز کر سکتے ہیں۔ NGO's کے ساتھ لوگ کام کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ حکومت کی نسبت زیادہ Pay کر رہی ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اصل بات یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں میں اعتماد پیدا کریں تا کہ وہ خود کام کریں اور دوسروں پر ان کا انحصار کم ہو۔

موصوف امریکن کونسل جنرل کے ساتھ ان کی جرمن پولیٹیکل ANA بھی آئی تھیں۔ اس خاتون نے بتایا کہ احمدیہ کمیونٹی بڑی باوقار کمیونٹی ہے۔ ان کی معاشرہ میں بہت عزت ہے اور دوسری ...... کمیونٹیز سے زیادہ آرگنائز کمیونٹی ہے۔ آپ کی تعداد اگرچہ کم ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ آپ کی عزت ہے۔

موصوف کونسل جنرل کے دریافت فرمانے پر حضور انور نے فرمایا کہ دو دن بعد 19 دسمبر کو جرمنی سے لندن کے لئے واپسی ہے۔

آخر پر موصوف نے کہا کہ حضور انور سے ملاقات کرنا میرے لئے بڑا اچھا موقع ہے۔

کونسل جنرل کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات قریباً ایک بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائننگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے جملہ مہمانوں، جماعتی عہدیداران اور طلباء جامعہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں میڈیا کے نمائندگان نے حضور انور سے ملاقات کی اور پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

میڈیا نمائندگان کی ملاقات اور پریس کانفرنس

☆ پریس کانفرنس کے آغاز میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان نے اپنا تعارف کروایا۔

☆ ایک نمائندہ نے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا جرمن ترجمہ نہیں سن سکے تھے کہا کہ مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اردو زبان میں خطاب کی سمجھ نہیں آئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛ میری تقریر کا لب لباب یہ تھا کہ ان تمام مہمانوں کے لئے جن کا تعلق احمدیہ جماعت سے نہیں ہے میں نے سب سے پہلے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس پروگرام میں تشریف لائے اور پھر میں نے طلباء سے خطاب کیا اور ان کو نصیحت کی کہ وہ یہاں دینی تعلیمات سیکھ رہے ہیں، نہ صرف دینی تعلیمات بلکہ دیگر مذاہب کی تعلیمات بھی اور ان کے موازنہ کا علم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے اس پر عمل درآمد کروانا ہے۔ مگر عملدرآمد کروانے سے پہلے اس تعلیم کا خوبصورت نمونہ اپنے آپ میں پیش کریں۔ تاکہ لوگوں کو اس بات کا علم ہو کہ صحیح دینی تعلیمات کیا ہیں۔ یہ میری تقریر کا خلاصہ تھا۔

☆ پھر نمائندہ نے سوال کیا کہ دین کی وہ کونسی بنیادی باتیں ہیں جو آپ کرتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: دین حق کی بنیادی مذہبی تعلیمات کسی طرح بھی مختلف نہیں۔ دین حق صرف ایک خدا پر ایمان رکھتا ہے اور دین حق محمد ﷺ پر یقین رکھتا ہے۔ دین حق کہتا ہے کہ تمہارا مقدس کتاب یعنی قرآن پر مضبوط ایمان ہونا چاہئے۔ دین حق کہتا ہے کہ تمہیں گزشتہ تمام انبیاء پر پختہ ایمان لانا چاہئے۔ دین حق کہتا ہے کہ تمہیں گزشتہ انبیاء کی مقدس کتابوں پر بھی ایمان لانا چاہئے۔ دین حق کہتا ہے کہ تم تمام مذاہب کا احترام کرو اور دین حق کہتا ہے کہ تم معاشرہ میں بھائی چارہ، محبت اور امن کو فروغ دو۔ یہ سب کچھ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے اور ہمیں احادیث رسول کریم ﷺ سے بھی انہی باتوں کا حکم ملتا ہے۔ تو یہ ہمارے اعتقادات ہیں اور ہم ان پر ہی عمل کرتے ہیں۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ بعض (-) فرقے ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ بانی اسلام آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق چودہ سو سال کے بعد (سالوں کی اتنی تعداد کہیں لکھی ہوئی نہیں ملتی لیکن مختلف علامات کے ذریعہ سالوں کا حساب لگائیں تو چودہ سو سال ہی بنتے ہیں) (-) دین حق کی صحیح تعلیمات کو بھول چکے ہوں گے اور پھر اس وقت (-) اور دنیا کے تمام لوگوں کے لئے ایک موعود مصلح آئے گا جس کا ٹائٹل مسیح موعود اور امام مہدی ہوگا۔ چنانچہ جب وہ آئے گا تو صحیح دین کی تعلیم پیش کرے گا اور قرآنی تعلیمات کی صحیح تفسیر کرے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب وہ آئے تو اس کو قبول کرنا، اس کی اطاعت کرنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا اور ہم احمدیوں کا ایمان ہے کہ وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں آچکا ہے۔ اور ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے 1889ء میں جماعت کی بنیاد رکھی اور 1908ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہے اور ہم (دین حق) کی ان صحیح تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائیں اور ان کے آنے کے مقصد کو میں نے اپنی تقریر میں بھی بیان کیا تھا کہ مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ وہ تمام دنیا کو قریب کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یعنی آپ اس لئے تشریف لائے کہ تمام انسان ایک دوسرے کے حقوق کو سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود نے مزید فرمایا کہ آپ کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر دیں۔ کیونکہ یہ وقت مذہبی جنگوں کا نہیں ہے۔ کوئی مذہب بھی اسلام کے خلاف جنگ نہیں کر رہا۔

☆ ایک نمائندہ نے کہا کہ میں نے باہر ایک جملہ پڑھا تھا جو مجھے بہت قابل توجہ لگا love for all hatred for none یہ جملہ تو بہت سادہ ہے۔ کیا آپ اس جملہ کی اپنی زبان سے تشریح بیان کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اندر کسی کے لئے دشمنی، حسد، نفرت نہیں ہے۔ لوگوں کی رائے میں اختلاف تو ہو سکتا ہے لیکن اس سے تمہارے دل میں نفرت پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ انسان ہونے کے ناطے آپ کو ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے اور آپ کو تمام انسانوں کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

☆ اخبار روزنامہ جنگ کے ایک نمائندہ نے کہا کہ میرا سوال جامعہ کے متعلق ہے۔ کیا یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہوگا؟ یا جرمن حکومت یا کسی اور ادارہ کی طرف سے مدد مہیا کی جائے گی؟

حضور انور نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اگر آپ نے میرا خطاب توجہ سے سنا ہو تو میں نے بیان کیا تھا کہ ہم باہر سے کسی قسم کی مدد نہیں لیتے۔ ہمارے پاس تیل کی دولت نہیں ہے۔ ہمارے بڑے بڑے کاروبار نہیں ہیں جہاں سے ہم اپنے مشن چلانے کے لئے بڑی رقم حاصل کر سکیں۔ میں نے کہا تھا کہ جماعت احمدیہ اپنے تمام کام قربانیوں کے ذریعہ پورے کرتی ہے۔ ہماری (بیوت) جماعت احمدیہ کی قربانیوں سے تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح مختلف مشنز اور یہ جامعہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ بہت بڑی رقم خرچ کی گئی ہے۔ مجھے یہ کہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ اس طرح کے بہت بڑے بڑے پروجیکٹ مکمل کئے جا رہے ہیں۔ ہم احمدی حکومتی اداروں یا تنظیموں کی طرف سے خرچ کی جانے والی رقم کا دسواں حصہ خرچ کر کے ایسے پراجیکٹس مکمل کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ سارا جامعہ جرمن احمدیوں کی مالی قربانیوں سے پرائیویٹ طور پر مکمل کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک penny بھی جرمنی کے باہر سے نہیں لی گئی۔

☆ نمائندہ نے کہا کہ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جرمن یونیورسٹیوں میں اسلامی تعلیم سکھانے کے ادارے بنانے کا رواج چل پڑا ہے۔ دو سال پہلے بھی اسی قسم کا ادارہ قائم کیا گیا تھا اس کا بھی تقریباً یہی نام تھا یعنی 'اسلامی تعلیمات'۔ ان اداروں کے ہوتے ہوئے آپ کو ایک الگ ادارہ بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

حضور انور نے فرمایا: یہ وہی نام نہیں ہے بلکہ ہمارے ادارے کا نام ''جامعہ احمدیہ'' ہے۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے پہلے ایک نمائندہ کے سوال میں اس کا جواب دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی کہ (-) میں (دین) کی صحیح تعلیمات نہیں رہیں گی۔ چنانچہ اس وقت مسیح موعود اور امام مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ (دین حق) کی درست اور صحیح تعلیمات دے گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہوا اور آپ نے (دین) کا احیاء نو کیا اور (دین) کی حقیقی تعلیمات پیش کیں۔ چنانچہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں دی جانی والی تعلیمات اور تفاصیل ہی آنحضور ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق درست اور صحیح ہیں۔ جبکہ دوسرے اداروں میں ہم اس طرح کی تعلیمات حاصل نہیں کر سکتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے جامعہ کا نصاب بہت متنوع قسم کا ہے۔ ہم قرآن کریم، حدیث، مؤازنہ مذاہب اور مختلف مذاہب کی تاریخ اور دنیا کی تاریخ بھی پڑھاتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان اداروں میں کیا پڑھایا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ان کی طرف سے کی جانے والی تفسیر قرآن کریم کی اصل تفسیر سے ہٹ کر ہوتی ہے۔ مثلاً آج کل کا ایک اہم موضوع جہاد ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جہاد کا نام اس لئے دیا گیا کہ غیر مسلم اسلام پر حملے کر رہے تھے تا کہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے روک دیں۔ ان حملوں اور مظالم کے نتیجہ میں مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ آنحضور ﷺ کی مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد عمائدین مکہ کی طرف ہی سے مسلمانوں کے خلاف پہلی جنگ کی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اب تمہیں دفاع کرنا چاہئے اور قرآن کریم کی سورۃ حج کی آیت 42.41 میں اس کا ذکر ہے۔ ان آیات میں اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں اس لئے اپنے دفاع کی اجازت دی جا رہی ہے کہ تم پر ظلم کیا گیا ہے اور محض اس وجہ سے کہ انہیں گھروں سے باہر نکالا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے...... اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت اس لئے بھی دی کہ اب اگر دفاع نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے منہدم کر دیئے جاتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ (دین حق) یہ نہیں کہتا کہ کسی راہب خانے یا چرچ یا عبادت گاہ کے خلاف جہاد کرو بلکہ صرف (دین حق) کے محبت، امن، رواداری کے پیغام کو پھیلانے کے لئے جہاد کرو اور یہ جہاد تبلیغ کا جہاد ہے اور یہی ہماری تفسیر ہے۔ اسی لئے آج ہم کہتے ہیں کہ کوئی بھی مذہبی گروپ خواہ عیسائی ہو، خواہ یہودی ہو (دین حق) سے جنگ نہیں کر رہا بلکہ ان کی جنگیں کم و بیش سیاسی جنگیں ہیں اور پھر ہر ملک کو دفاع کا حق ہے لیکن یہ نہیں کہ طالبان یا القاعدہ کی قسم کے گروپ

تشکیل دے کر جنگ کی جائے اور پھر جنگ بھی کس کے خلاف؟ مسلمانوں ہی کے خلاف؟ مثلاً پاکستان میں جہاں مسلمان مسلمان کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی آپ کسی اسلامی گروپ کو کسی عیسائی یا یہودی گروپ کے خلاف لڑتے ہوئے نہیں پائیں گے سوائے اس کے جو فلسطین اور اسرائیل میں ہو رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں مَیں نے یورپین پارلیمنٹ میں تقریر کی ہے جہاں میں نے کہا کہ یورپین حکومت کو اسرائیل اور فلسطین کی جنگ میں کردار ادا کرنا چاہئے اور انصاف سے کام لینا چاہئے۔ اس میں دوہرا معیار نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اسرائیل کی طرف سے تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ مذہبی جنگ نہیں ہے۔ نہ ہی کبھی حماس یا کسی دوسرے گروپ نے اسے مذہبی جنگ کہا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اسرائیلی فلسطینیوں کی زمین پر قبضہ کر رہے ہیں اور فلسطینی اس کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چنانچہ جہاد ہماری تفسیر کے مطابق جہاد کبیر ہے جو کہ رسول اکرم ﷺ نے بیان فرمایا اور وہ یہ ہے کہ مقدس کتاب یعنی قرآن کریم کی مدد سے (دعوت الی اللہ) کی جائے اور (دین حق) کے پیغام کو جو کہ محبت، امن کا پیغام ہے پھیلایا جائے اور انسانیت کو اپنے خالق کے قریب لایا جائے۔

☆ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا یہ جامعہ ہر ایک کے لئے اور ہر (-) کے لئے کھلا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر اس شخص کے لئے جو اس ادارے کے تمام قواعد و ضوابط پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو اس کا خیر مقدم کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کو وہی پڑھنا ہوگا جو ہم یہاں پڑھاتے ہیں۔ خواہ وہ اس کے اپنے اعتقاد یا نظریہ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ ہم اس کو قبول کریں گے بشرطیکہ وہ اس ادارے کے قواعد و ضوابط پر عمل کرے۔ اگر آپ کسی بھی ایسے شخص کو لائیں جو دستخط کرے اور یہ کہے اگرچہ میں غیر احمدی ہوں مگر میں اس ادارے کے قواعد و ضوابط پر عمل کروں گا تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔ میں آپ کو اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں۔

☆اس پریس کانفرنس کے آخر میں علاقہ کے میئر نے کہا:

آپ کی آمد کا بہت بہت شکریہ۔ آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی اور ہمیں امید ہے وقتاً فوقتاً ہمیں ملاقات کا موقعہ دیتے رہیں گے۔ ہم آپ کی کامیابی کے لئے بھی دعاگو ہیں اور یہاں پڑھنے والے طلبہ کی کامیابی کے لئے بھی دعاگو ہیں۔ ایک بار پھر بہت بہت شکریہ۔

☆ میئر نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی میئر کا شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں اس پریس کانفرنس کے اختتام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ کے طلباء نے کلاس وائز اور اساتذہ و کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام طلباء، اساتذہ کرام اور کارکنان کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور اخروٹ کا ایک پودا لگایا اور اسے پانی دیا۔

فرینکفرٹ واپسی

اس کے بعد یہاں سے دو بجکر پانچ منٹ پر فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ آج نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا پروگرام بیت نور میں تھا۔ روانگی کے وقت تمام طلباء جامعہ، اساتذہ، کارکنان اور احباب نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو الوداع کہا۔

بیت نور فرینکفرٹ کی طرف آتے ہوئے راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

تین بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت نور فرینکفرٹ تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے بیت السبوح کے لئے روانہ ہوئے۔

بیت نور فرینکفرٹ جرمنی میں تعمیر ہونے والی جماعت احمدیہ کی دوسری بیت ہے جو 1959ء میں تعمیر ہوئی۔ اس سے قبل 1955ء میں بیت فضل عمر ہمبرگ کی تعمیر ہوئی تھی۔

جب فرینکفرٹ میں بیت نور کی تعمیر ہوئی اس وقت یہاں احمدی احباب کی تعداد صرف دو تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرینکفرٹ ریجن میں احمدی احباب کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

بیت نور سے بیت السبوح کا فاصلہ 28 کلومیٹر ہے۔ بیت نور سے روانہ ہو کر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 30 فیملیز کے 103 افراد اور 40 احباب نے انفرادی طور پر یعنی کل 143 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے پہنچے تھے۔

Ludenscheid، Raunheim، Hanau، Seligenstadt، Friedberg، Wittlich، Balingen، Wiesbaden، Boblingen، Kassel، Wurzburg، DA-Griesheim، Stuttgart، Reutlingen، Herborn، Oberursel، Offenbach، Grob-Umstadt، Mannheim، Frankfurt، Dreieich، Pfungstadt، FFM-Zeilsheim، Soest، Nidda، Iserlohn، Waldshut، Bensheim، Pforzheim، Mainz، Trier، Gaggenau، Regensburg، Eich-Worms، Hof، Freinsheim

اس کے علاوہ آسٹریلیا سے آئی ہوئی ایک فیملی نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

☆بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے۔

تقریب آمین

☆نمازوں کی ادائیگی سے قبل تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

☆تقریب آمین میں شامل ہونے والے خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں:

1۔عزیزم دانیال خان۔ 2۔عزیزم ہشام طارق۔ 3۔عزیزم دانش آہل طارق۔ 4۔عزیزم عفان احمد۔ 5۔عزیزم اصفان احمد۔ 6۔عزیزم فرید احمد۔ 7۔عزیزم معزالدین۔ 8۔عزیزم حماد احمد۔ 9۔عزیزم یاشا احمد۔ 10۔عزیزم نوید احمد۔ 11۔عزیزم ثمر اکرم۔ 12۔عزیزم منیب ہود احمد۔ 13۔عزیزہ میرب علینا بھٹی۔ 14۔عزیزہ سبائنا ملک۔ 15۔عزیزہ رمشہ صبا۔ 16۔عزیزہ صباحت طارق۔ 17۔عزیزہ ملائیکہ یاسر ریاض۔ 18۔عزیزہ ماریہ چیمہ۔ 19۔عزیزہ ثانیہ ظفر۔ 20۔عزیزہ ماہ نور عثمان بھٹی۔ 21۔عزیزہ باسمہ افضل۔ 22۔عزیزہ لیزا اختر۔ 23۔عزیزہ ماریہ مظفر۔ 24۔عزیزہ باسمہ احمد۔ 25۔عزیزہ دانیہ احمدیہ۔ 26۔عزیزہ نورم حمید۔ 27۔عزیزہ عالیہ کھوکر۔ 28۔عزیزہ رابعہ منظور۔ 29۔عزیزہ علینہ کھوکھر

☆یہ بچے جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے:

Erfelden, Russelsheim, Wiesbaden, Ginnheim FF/City, Russelheim West, Reichelsheim, Gross Grau West, Langen, Noor (Bait) FF/City, Waiblingen, Rudesheim, Walldorf, Baitus Sabuh, Nord West Stadt, Nied, Frankthal, Eschersheim, Lauterborn, Morfelden, Nied FF/City, Dreieich, Kreinstein West, Ginnheim

☆بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

ایک ایمان افروز واقعہ

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 دسمبر 2009ء میں جب جامعہ احمدیہ کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا تھا اس وقت اس علاقہ کے فرسٹ کاؤنٹی کونسلر Mr Thomas Will بھی سنگ بنیاد کی اس تقریب میں شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس افتتاحی تقریب میں اپنے خطاب میں موصوف Mr. Thomas Will کا نام بطور 'کمشنر' کے لیا تھا اور خطاب میں انہیں کمشنر کہہ کر ہی مخاطب فرمایا جبکہ اس وقت ان کے پاس کمشنر کا عہدہ نہ تھا بلکہ موصوف بطور فرسٹ کاؤنٹی کاؤنسلر کام کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لب مبارک سے نکلی ہوئی یہ بات پوری فرما دی۔ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کمشنر بن جائیں گے۔ جب 2010ء میں ضلع گروس گراؤ میں انتخابات ہوئے اور Thomas Will صاحب کاؤنٹی کمشنر (County Commissioner) کے الیکشن میں کھڑے ہوئے تو 59 فیصد ووٹ لے کر جیت گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ ان کے حق میں پورے فرمائے۔ یہ دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی خلیفۃ المسیح کے بابرکت وجود سے فیض پا رہے ہیں۔ موصوف اس وقت بھی کاؤنٹی کمشنر (County Commissioner) کے عہدہ پر فائز ہیں۔

مہمانوں کے تاثرات

جامعہ احمدیہ جرمنی کی افتتاحی تقریب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب

پر بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ اسی طرح جرمنی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے بھی اس تقریب کی کوریج کی۔

☆ ورنر آمنڈ (Werner Amend) ریڈشٹڈ کے میئر ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہیں تقریب بہت پسند آئی۔ بہت عمدہ انتظام تھا۔

خلیفہ نے جو تقریر کی وہ کوئی لکھی ہوئی تقریر نہ تھی بلکہ ان کے دلی خیالات تھے۔ ان کا طلباء کو یہ کہنا کہ وہ تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور لوگوں کے سامنے عملی نمونہ رکھیں بہت ضروری اور مثبت بات ہے۔ ایک مذہبی تنظیم کے سربراہ ہونے کے باوجود بہت پریکٹیکل انسان ہیں۔

☆ وولف والتھر (Wolf Walther) جرمن اسلام کانفرنس کے سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ تقریب کی تنظیم، جامعہ کی عمارت، خلیفہ کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے 3 طلباء سے بھی بعد میں بات چیت کی۔ انہیں یہ بات بھی بہت پسند آئی کہ مقامی میئر اور اہم جرمن مہمانوں کو مدعو کیا اور خوشی کے اس موقع پر شامل کیا گیا۔

خلیفہ کی ہدایات بہت اہم اور ضروری تھیں۔ حضور کی طلباء کو ایک ہدایت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: چونکہ طلباء عمومی آبادی سے مختلف نظر آنے والے اور الگ لباس میں ہوں گے، اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ دوستانہ رویہ رکھیں اور کھلے دل سے ملنے والے ہوں۔ اس سے خوف کم کرنے اور تعصّبات سے بچنے کا موقع ملتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ بولنے اور معلومات کے تبادلہ سے ہی ایسا ممکن ہے۔ اس لئے خلیفہ کی اس بارہ میں ہدایات بہت اہم ہیں۔ میں خلیفہ کی شخصیت سے بھی متاثر ہوا ہوں۔

☆ امریکی کونسل جنرل کیون میلاس Kevin Milas کا کہنا ہے کہ میں خلیفہ اور ان کی تقریر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میرے لئے ان سے ملنا عزت افزائی کی بات ہے۔

☆ ایک جرنلسٹ ہاناک Hanack کا کہنا تھا کہ میرے خیال میں تقریب بہت باوقار تھی اور دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ آپ کے عالمی سربراہ کی تقریر میرے نزدیک بہت پُر مغز اور مناسب تھی۔ ان کی زندگی بخش الفاظ، جو کہ بنیادی اخلاقیات تک محدود نہیں تھے، مجھ پر گہرا اثر چھوڑ گئے کیونکہ انہوں نے ٹھوس طریق پر طلباء کے مقامی آبادی کے ساتھ سلوک کا ذکر کیا۔

میڈیا کوریج

☆ جامعہ احمدیہ کے افتتاح کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں بھرپور کوریج ملی۔ درج ذیل ٹی وی چینلز، ریڈیو چینلز اور اخبارات نے افتتاحی تقریب کو کوریج دی:

T.V Channels:

1. Hr fernsehen (t.v channel)
2. RTL- Hessen (t.v channel)
3. ZDF
4. SAT-1

Radio:

1. Deutsche Radio
2. Deutsche Welle

Newspapers:

1. NH 24
2. Die Tageszeitung
3. Die Welt
4. Kipa (Catholic international press)
5. Frankfurter Neue Presse
6. Gießener Allgemeine
7. BILD
8. Groß-Gerauer Echo
9. Ried Echo
10. Riedinformation
11. Junge Freiheit
12. جنگ اردو
13. دی نیشن لندن
14. روزنامہ ایکسپریس
15. Nibelungen Kurier
16. Nachrichten 168
17. GermanMissionsintheUS
18. Press release from state secretary of Hessen

☆ بعض اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جامعہ کی تصویر دے کر دو صفحات پر کوریج کی۔ ان اخبارات نے لکھا کہ:

خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے طلباء سے خطاب کیا۔ انہوں نے بار بار یہ کہا کہ (دین حق) کی خوبصورتی کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ انہوں نے ان نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنے آپ کو پرکھیں، تعلیمات کو اپنے آپ پر لاگو کریں اور بنی نوع انسان سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ احمدیہ جماعت کی اہم شرط یہ ہے کہ معاشرہ میں ہم آہنگی اور امن پھیلایا جائے۔ آپ نے بعد میں ایک جرنلسٹ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انگریزی میں کہا:

We believe in one God, in one Holy Book and respect all religions.

آپ کی تقریر اردو میں تھی جس کا جرمن مہمانوں کے لئے رواں ترجمہ کیا گیا۔

☆ اخبار Frankfurter Allgemeine Zeitung نے اپنے 18 دسمبر 2012ء کے شمارہ میں درج ذیل خبر شائع کی:

ریڈشٹڈ میں اماموں کے لیے مدرسہ کا افتتاح:

احمدیہ جماعت مستقبل میں ریڈشٹڈ تحصیل گروس گیراؤ میں اپنی جماعت کے لیے امام تیار کرے گی۔ گزشتہ دن اس جماعت کے بیان کے مطابق جرمنی میں امام بنانے والا جامعہ کا افتتاح کیا گیا۔ اس عمارت کا ریڈشٹڈ کے صنعتی علاقہ میں Alten Grenzstein کے مقام پر قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ افتتاح کیا گیا۔ یہ عمارت جو ممبران کے چندہ جات کے سرمائے سے تیار کی گئی ہے ریڈشٹڈ کی (بیت) سے منسلک ہے جو کہ احمدیہ جماعت ہی استعمال کرتی ہے۔ یہاں سات سال کے عرصہ میں ایک سو بیس طلباء کو ''عالم'' بننے کی تربیت دی جا سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس مقصد کے لیے 4 ملین یوروز کا خرچ کیا ہے۔ تدریسی عمارت کے علاوہ اس میں ایک اسمبلی ہال، ایک لائبریری اور ایک میس ہے اور اس کے علاوہ ہوسٹل بھی ہے جس میں طلبہ تدریس کے دنوں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ مدرسہ میں اس وقت اسی (80) طلباء اور 12 اساتذہ ہیں۔

احمدیہ جماعت کے روحانی رہنما خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے اپنے خطاب میں طلباء کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ ریڈشٹد اور ہیسن میں لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کریں تا ہر قسم کی ممکنہ غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے۔ ہم کوئی طالبان نہیں ہیں (دین حق) دوسرے مذاہب اور ثقافتوں کے ساتھ تصادم میں ملوث نہیں۔ احمدیت ایک بے تعصب اور پُرامن (دین حق) کی تعلیم دیتا ہے۔

یہاں داخل ہونے والے طلبہ کی عمر سولہ سے انیس سال تک ہے۔ احمدیہ جماعت کے مطابق ان میں سے اکثریت جرمنی میں بڑے ہوئے ہیں۔ جبکہ بعض دوسرے یورپین ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔ ریڈشٹڈ میں چار پانچ کلاسوں میں طلبہ قرآن کریم، عربی زبان، انگریزی، جرمن اور اردو جو پاکستان کی سرکاری اور روزمرہ کی زبان ہے کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ نصاب میں موازنہ مذاہب اور جرمن تاریخ بھی شامل ہے۔ احمدیہ جماعت کی ابتدا ہندوستان سے ہوئی اور (دین حق) میں ایک میانہ رو مذہبی فرقہ ہے۔ جرمنی میں رہنے والے تیس ہزار احمدیوں کی نصف تعداد صوبہ ہیسن میں آباد ہے۔

☆ اخبار Frankfurter Rundshau نے اپنی 18 دسمبر 2012ء کی اشاعت میں لکھا:

انتہا پسندی کے خلاف حفاظتی تدابیر

لائبریری پر نظر ڈالنے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اس جگہ دینی تعلیم سے مراد مذہب کے دائرے سے پار نظر ڈالنا ہے۔ الماریوں میں قرآن کریم کے ساتھ ساتھ تالمود اور بائبل بھی موجود ہیں۔ (دینی) تصانیف کے ساتھ ساتھ جرمن تاریخ پر مشتمل کئی جلدیں بھی الماریوں میں موجود ہیں۔ نیز پولوس کی سوانح عمری کے علاوہ انگریزی اور عربی ڈکشنری بھی موجود تھی۔

جنوبی ہیسن میں واقع ریڈشٹڈ میں احمدیہ جماعت نے سوموار کو ائمہ کی تیاری کے لیے ایک درسگاہ کا افتتاح کیا۔ لندن کے علاوہ یہ یورپ میں اس نوع کی واحد درسگاہ ہے۔ 120 نوجوانوں کو یہاں 12 اساتذہ کے ذریعے (مومن) کمیونٹی کے امام کے طور پر تیار کیا جائے گا۔

☆ ایک اخبار Rhein-Main Zeitung جامعہ احمدیہ کے بارے میں خبر شائع ہوئی:

ریڈشٹڈ میں امام سکول کا افتتاح

(دینی) جماعت احمدیہ مستقبل میں ریڈشٹڈ میں امام تیار کرے گی۔ سات سالوں میں 120 طلباء فارغ ہوں گے۔ جامعہ کی عمارت میں ایک اسمبلی ہال، لائبریری اور ایک کینٹین بھی ہے۔ علاوہ ازیں طلباء کی رہائش کے لئے ایک ہوسٹل بھی موجود ہے۔

جماعت کے روحانی سربراہ، خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے مستقبل کے اماموں کو مخاطب کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ ریڈشٹڈ اور ہیسن میں لوگوں میں (دین حق) کا خوف ختم کرنا ہے۔ فرمایا: ہم طالبان نہیں ہیں۔ (دین حق) دوسرے مذاہب اور معاشروں کے خلاف جنگ نہیں کر رہا۔

☆ جامعہ احمدیہ جرمنی کے بارے میں اخبار Usinger Neue Presse میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ریڈشٹڈ میں آئندہ احمدیہ جماعت امام تیار کرے گی۔ جرمنی بھر میں یہ اس قسم کا واحد ادارہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں 10 ایسے ہی مزید ادارے ہیں اور یورپ میں ریڈشٹڈ کے علاوہ ایسا ادارہ انگلستان میں بھی موجود ہے۔ ریڈشٹڈ میں قائم کردہ ادارہ میں 200 نوجوان سات سالہ کورس کریں گے۔ اس عمارت کو تعمیر کرنے میں چار سال لگے ہیں جس کا افتتاح کل جماعت احمدیہ کے عالمی سربراہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کیا۔ یہاں پڑھنے والے نوجوان طلباء پیدائشی جرمن ہیں یا کم از کم بنیادی تعلیم جرمن میں ہی حاصل کی ہے۔ اس ادارے سے تعلیم حاصل کرنے والے دنیا بھر میں کسی بھی جگہ بطور امام بھجوائے جا سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ پہلی (مومن) تنظیم ہے جس نے جنگ عظیم دوئم کے بعد سب سے پہلے جرمنی میں دوبارہ کام شروع کیا تھا۔ ہیسن کی صوبائی حکومت اس ادارے کو خوش آمدید کہتی ہے اور سیکرٹری وزارت Integration نے کہا ہے کہ (دین حق) اور دوسرے مذاہب کے ساتھ مساوی سلوک کیا جانا ہمارے سیاسی کاموں کا اہم حصہ ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم محمد انوار الحق صاحب ابن مکرم عبدالحق مجاہد صاحب امرتسری مرحوم لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوفیہ عمران بنت مکرم محمد عمران بٹ صاحب عمر چھ سال دو ماہ اور نیریہ حکیم بنت مکرم عبدالحکیم بھٹی صاحب عمر چھ سال ایک ماہ نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 15 جنوری 2013ء کو بعد نماز ظہر تقریب آمین کے موقع پر ان کے نانا مکرم نور الحق مظہر صاحب نے دونوں بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ صوفیہ عمران کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ امۃ المومن صاحبہ کے حصہ میں آئی اسی طرح نیریہ حکیم کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ حمامۃ البشریٰ صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ صوفیہ عمران مکرم محمد قاسم صاحب بٹ کی پوتی ہے اور نیریہ حکیم مکرم محمد لطیف صاحب بھٹی آف جہلن کی پوتی ہے۔ دونوں بچیاں مکرم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری مرحوم آف گنج مغلپورہ لاہور کی نسل سے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو نیک، خادمہ دین، ساری زندگی قرآن کریم کو پڑھنے، پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

۞ مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم فرحان احمد صاحب واقف نو مربی سلسلہ ولد مکرم محمد فیروز صاحب مربی سلسلہ سے مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 20 جنوری 2013ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے کیا۔ دلہن نے ماس کمیونیکشن الیکٹرانک میڈیا میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی ہے اور فی الوقت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت شعبہ ایم ٹی اے میں خدمت کر رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو بہتر رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور دونوں خاندانوں کیلئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم محمد شعیب طاہر صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم نور احمد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ میں داخل ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم سید ثاقب مصطفیٰ صاحب سبزہ زار کالونی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سید پرویز مصطفیٰ صاحب ریواز گارڈن لاہور کا مورخہ 6 فروری 2013ء کو دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم عبدالعزیز صاحب خادم بیت اللطیف دارالصدر غربی لطیف ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عشاء انس بنت مکرم انس احمد ملک صاحب فیصل آباد گزشتہ کئی روز سے پیدائش کے فوراً بعد سے سخت بیمار ہے اور اس وقت عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہے۔ احباب سے اس کی جلد شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم طارق احمد صاحب ولد مکرم محمد رفیق صاحب نائب زعیم تجنید انصاراللہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم طٰہٰ شریف صاحب ہاؤسنگ کالونی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم احمد منیب انجم صاحب ولد مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ننگلی سابق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ مورخہ 20 جنوری 2013ء کو انتہائی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر 50 سال تھی۔ مرحوم مکرم عبدالاعلیٰ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے بڑے بھائی، مکرم منصور احمد صاحب مرحوم سابق زعیم اعلیٰ جڑانوالہ کے چھوٹے بھائی اور مکرم پروفیسر محمد ثناء اللہ صاحب آف شیخوپورہ اور مکرم طارق محمود احمد صاحب ربوہ کے برادر نسبتی تھے۔ مرحوم نیک، متقی، صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو اور خلافت کے فدائی تھے۔ ہمیشہ سب سے خندہ پیشانی سے ملتے اور وسیع حلقہ احباب رکھتے تھے۔ دینی غیرت رکھتے تھے اور ہمیشہ جماعتی معاملات میں صف اول میں ہوتے تھے۔ اسی طرح اپنے تمام رشتہ داروں سے نہایت درجہ کی موانست رکھتے تھے اور کبھی ان سے کسی بات پر ناراض نہ ہوتے۔ آپ کو مختلف جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ جڑانوالہ کے قائد رہے۔ اسی طرح 22 سال عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد اور 8 سال ضلعی عاملہ انصاراللہ میں شامل رہے۔ اسی طرح جڑانوالہ میں سیکرٹری اصلاح و اشاد اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کے طور پر بھی سالوں کام کیا۔ بوقت وفات آپ زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ جڑانوالہ اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ مرحوم جماعتی خدمات کیلئے ہمہ وقت کمربستہ رہتے اور واقفین زندگی و مرکزی نمائندگاہ کو ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانے کو اپنی ذاتی ضروریات پر ترجیح دیتے۔ مرحوم نے سوگواران میں ایک بیوہ کے علاوہ بوڑھی والدہ، تین بیٹے، خاکسار، احمد سعید کلاس دہم، احمد توفیق اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم اعجاز احمد بٹ صاحب صدر حلقہ دارالیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلّہ کے ایک نیک بزرگ اور فدائی احمدی مکرم ملک محمد حنیف صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب آف ہجکہ ضلع سرگودھا بعمر 85 سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں چند روز علالت کے بعد مورخہ 12 جنوری 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اسی روز محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک میں نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ پی اے ایف میں بطور انجینئر سروس کر کے ریٹائرڈ ہوئے۔ دوران سروس ماڑی پور کراچی میں بطور صدر جماعت بھی خدمت کا موقع ملا۔ پنجوقتہ نماز کے عادی، دعا گو، تہجد گزار اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم بلند آواز میں کرتے۔ سلسلہ کے امور میں اور مالی نظام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ محترمہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ بیٹے امریکہ میں مقیم ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

۞ یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور نے پرائیویٹ اور ریگولر امیدواران کیلئے ایم اے/ایم ایس سی کے داخلہ جات کا اعلان کیا ہے۔ ایم اے/ایم ایس سی پارٹ ون کے امتحانات 4 جولائی 2013ء اور پارٹ ٹو کے امتحانات 6 جون 2013ء سے متوقع ہیں۔ ایسے طلباء جو یونیورسٹی آف پنجاب سے پرائیویٹ ایم اے یا ایم ایس سی پارٹ ون کا امتحان دینا چاہتے ہیں وہ اپنے داخلہ فارم بذریعہ ڈاک نارمل فیس ایم اے 3,250 روپے اور ایم ایس سی 3650 روپے 2۔اپریل 2013ء تک بھجوا سکتے ہیں اور پارٹ ٹو کا امتحان دینے کے لئے داخلہ فارم بذریعہ ڈاک نارمل فیس ایم اے 3,250 روپے اور ایم ایس سی 3650 روپے 25 فروری 2013ء تک بھجوائے جا سکتے ہیں۔ (نظارت تعلیم)

تصحیح

۞ مکرم محمد ارشد صاحب نائب صدر دارالشکر شمالی ربوہ کی بیٹی مکرمہ نبیلہ ارشد صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کا اعلان مورخہ 7 فروری 2013ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اس میں اعلان نکاح کی تاریخ میں غلطی ہوگئی ہے۔ ان کے نکاح کا اعلان مورخہ 29 جنوری 2012ء کو ہوا تھا۔ احباب درستی کر لیں۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی زاد ہمشیرہ محترمہ آپا سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میجر راجہ عبدالحمید صاحب سابق مجاہد انگلستان، امریکہ و جاپان دارالصدر شمالی ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 15 جنوری 2013ء کو بعمر 92 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ حضرت میاں محمدالدین صاحب پٹواری بلانی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات یکے از 313 رفقاء حضرت مسیح موعود کی نواسی اور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت صوفی غلام محمد صاحب سابق ناظر اعلیٰ ثانی و ناظر مال خرچ کی بھانجی تھیں۔

مرحومہ کے والد مکرم صوبیدار مظفر خان صاحب، جو آپ کی والدہ محترمہ کے تایا حضرت احمد الدین صاحب کے بیٹے تھے، دوسری جنگ عظیم میں برما فرنٹ پر تھے۔ وہیں آپ کی پیدائش 23 جنوری 1921ء کو ''پیوبوائے'' کے مقام پر ہوئی۔ ڈلیوری پر آپ کی والدہ محترمہ بہت زیادہ بیمار ہوگئیں اور محکمانہ طور پر ایک نرس کے ساتھ ان کے آبائی گاؤں نزد کھاریاں بھجوادی گئیں۔ ابھی آپ قریباً 4 ماہ کی تھیں کہ آپ کی والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ کی وفات ہوگئی اور آپ خاکسار کی دادی حضرت نیک بی بی صاحبہ کی کفالت میں آگئیں۔ کچھ عرصہ بعد مرحومہ کی خالہ محترمہ ایمنہ بی بی صاحبہ ان کے والد صاحب سے بیاہی گئیں۔ ان کے بطن سے آپا جی کے دو بھائی مکرم چوہدری منور احمد صاحب (وفات یافتہ) اور مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب ہوئے۔ جو سان ہوزے امریکہ میں بطور سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحومہ کے والد صاحب نے برما میں بھی محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ سے شادی کی جن کے بطن سے آپا جی کے بھائی مکرم چوہدری سعید احمد برمی صاحب (وفات یافتہ)، مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب برمی لندن اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب برمی لندن ایک بہن مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ فیصل آباد ہیں۔

محترمہ آپا جی مرحومہ بہت ہی نیک، پارسا، تہجد گزار، صابر و شاکر، بلند ہمت و حوصلہ والی۔ نہ صرف عزیز و اقارب بلکہ ہر ایک سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرنے والی اور غربا نیز ملازمین کی خدمت کر کے حظ محسوس کرتی تھیں۔ آپ کے خاوند مکرم میجر عبدالحمید صاحب بعد ریٹائرمنٹ زندگی وقف کر کے بیرون پاکستان قریباً 14 سال دعوت الی اللہ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس عرصہ میں آپا جی مرحومہ نے دعاؤں اور غیر معمولی توجہ اور شفقت سے اپنے بچوں کی بہت اعلیٰ تربیت کی توفیق پائی۔ آپ کے شوہر کی وفات اور پھر ایک جوان بیٹے راجہ عبدالخالق صاحب کی امریکہ میں وفات پر آپ نے غیر معمولی صبر کا نمونہ پیش کیا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کے شکر کے جذبات سے لبریز رہیں۔ مرحومہ کے بڑے بیٹے مکرم راجہ عبدالمالک صاحب، محترم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے داماد ہیں۔ آپا جی مرحومہ ان کے ساتھ ہی رہتی تھیں۔ مرحومہ کی تین بیٹیاں امۃ الحمید صاحبہ امریکہ سے اور مکرمہ فوزیہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرزاق صاحب سپین سے تدفین سے قبل پہنچ گئی تھیں۔ مکرمہ فوزیہ صاحبہ نے تو نومبر 2010ء سے جنوری 2013ء تک ڈیڑھ سال والدہ کی خدمت ربوہ میں ان کے پاس رہ کر کی۔ والدہ کی وفات سے ایک ہفتہ قبل ہی فوزیہ صاحبہ ربوہ سے سپین گئی تھیں کہ ایک ماہ بعد واپس ربوہ آ جائیں گی۔ مگر ہفتہ بعد ہی والدہ کی وفات پر آنے کی توفیق پائی۔ تیسری بیٹی مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم ونگ کمانڈر (ر) طارق پرویز صاحب وقتاً فوقتاً راولپنڈی سے اپنی والدہ کی خدمت کے لئے آجاتی تھیں اور وفات سے چند روز قبل ہی راولپنڈی سے آکر بغرض تیمارداری والدہ کے پاس ہی مقیم تھیں۔ سب بچوں نے نہایت خلوص کے ساتھ اپنی والدہ صاحبہ کی غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی۔

مرحومہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ ہونے کا شرف حاصل تھا، ان کا وصیت نمبر 5658 ہے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 17 جنوری 2013ء کو بیت المبارک میں بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ کے قطعہ نمبر 20 میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترمہ آپا جی مرحومہ کے درجات بلند فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں ان کے بزرگوں کے ساتھ ہی اپنے قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

شمسی توانائی سے چلنے والا انٹرنیٹ کیفے

دنیا بھر میں ذہین افراد کی کوئی کمی نہیں چاہے وہ دنیا کا سب سے ترقی یافتہ ملک ہو یا سب سے پسماندہ یا ترقی پذیر ملک ہو۔ ذہانت کی ایسی ایک جیتی جاگتی مثال جنوبی افریقہ کے قصبے الیگزینڈرا میں بزنس مین پیٹر گراہم کی شکل میں موجود ہے۔ گراہم نامی اس شخص نے اپنی ذہانت کو بخوبی استعمال کرتے ہوئے اپنے قصبے میں ایک کنٹینر کے اندر چلتا پھرتا انٹرنیٹ کیفے قائم کیا ہے جسے چلانے کے لئے صرف اور صرف شمسی توانائی کا سہارا لیا جاتا ہے۔ الیگزینڈرا نامی اس قصبے میں کھلنے والے اپنی نوعیت کے اس پہلے انٹرنیٹ کیفے میں طلباء کو مفت انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔

(روزنامہ ''دنیا'' فیصل آباد 2 نومبر 2012ء)

لوہے کے ناکارہ پرزوں سے مجسموں کی تیاری

دنیا میں ہر چیز کارآمد ہوتی ہے، ایک ماہر فنکار نے اپنی صلاحیت سے ثابت کردیا کہ استعمال شدہ پرانی سائیکلوں کو بھی مختلف طریقوں سے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ ایک کورین آرٹسٹ نے سائیکلوں میں لگی لوہے کی زنجیر اور چھوٹے چھوٹے پرزہ جات کو یکجا کر کے منفرد اور دیدہ زیب مجسمے تیار کئے ہیں۔

(روزنامہ ''دنیا'' فیصل آباد 2 نومبر 2012ء)

دنیا کا سب سے اونچا نیشنل پارک تبت

کے علاقے میں واقع دنیا کی چھت کہلائے جانے والے قومولانگما نیشنل پارک آٹھ ہزار فٹ بلند پانچ پہاڑی سلسلوں کے ساتھ ملتا ہے اور اسے دنیا کے سب سے اونچے نیشنل پارک ہونے کا اعزاز حاصل ہوگیا ہے۔ یاد رہے کہ تبت میں ہی دنیا کا سب سے اونچا ایئر پورٹ بھی بن رہا ہے جو 2015ء تک مکمل ہوجائے گا۔

(روزنامہ ''دنیا'' فیصل آباد 31/ اکتوبر 2012ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔فروری	
طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:55
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:50

سیل۔ سیل۔ سیل
تمام ورائٹی پر سیل قیمتوں میں حیرت انگیز کمی کے ساتھ
الکریم کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: عبدالولی
رابطہ 047-6212022,0333-6714413

داخلہ نرسری کلاسز 2013ء
الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی میں جونیئر و سینئر نرسری کلاسز میں داخلہ مورخہ 16 فروری سے شروع ہوگا۔ جوکہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کردیا جائے گا۔
● جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2013ء تک اڑھائی سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر ساڑھے تین سے ساڑھے چار سال ہونی چاہئے ● داخلہ فارم مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف سے مفت دستیاب ہیں۔
● برتھ سرٹیفکیٹ یا 'ب' فارم کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی کے بغیر داخلہ فارم وصول نہیں کیا جائے گا ● داخلہ فارم اور مزید معلومات کیلئے مین آفس الصادق اکیڈمی رابطہ کریں۔
نوٹ: ادارہ میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہش مند خواتین اپنی درخواست اور اسناد کی فوٹو کاپی کے ساتھ تشریف لائیں۔ انٹرویو ماہ فروری میں صرف بروز ہفتہ اور اتوار کو ہوا کریں گے۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6214434-6211637

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
FB FINE & THE BEST
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10: تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے